معقول اور خاطر خواہ انتظام ارباب بست وکشاد کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ کیونکہ اگرچہ دار العلوم میں خدا کے فضل و کرم سے حدیث کے بڑے اچھے اچھے استاد اور مدرس ہیں، لیکن بخاری جلد اول کا معاملہ دوسری کتب حدیث سے بالکل الگ اور مختلف ہے، یہ ایک کتاب یا ایک فن نہیں۔ بلکہ دسیوں علوم و فنون کے دقیق مباحث کا مجموعہ ہے۔

دار العلوم دیوبند کا سب سے بڑا امتیاز ہی درس بخاری ہے۔ اس بنا پر یہاں اس مسند پر وہی عالم بیٹھ سکتا ہے جس کو سالہا سال بخاری کے درس اور دوسرے اشتغال کا تجربہ رہ چکا ہو، بہر حال جب طلبا میں بے چینی بڑھی تو مجلس شوریٰ نے کافی بحث و تمحیص اور غور و فکر کے بعد محدث یگانہ جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی کی پرزور تائید و حمایت سے بخاری جلد اول کے درس کی خدمت مولانا مرحوم کے سپرد کر دی اور حق یہ ہے کہ مولانا نے اس اہم خدمت کو اس تندہی جانفشانی اور اعلیٰ قابلیت سے انجام دیا کہ اسکا حق ادا ہو گیا اور طلبا مکمل طور پر مطمئن ہو گئے شوریٰ نے یہ دیکھکر مولانا کو باقاعدہ دار العلوم کا شیخ الحدیث مقرر کر دیا۔ یہ مولانا کی وہ اہم خدمت جس نے دار العلوم کو بروقت ایک عظیم ابتلاء سے بچا لیا۔ شوریٰ کے ایک ممبر کی حیثیت سے میں مولانا کی اس خدمت کا معترف اور قدردان تھا، مولانا اسے محسوس کرتے اور جب کبھی دیوبند جاتا ملاقات کیلئے ضرور تشریف لاتے تھے، نہایت خندہ جبیں شگفتہ طبیعت اور سادہ و بے تکلف بزرگ تھے رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

اس واقعہ سے چند روز پہلے یعنی مئی میں ہندوستان کے دو اور بلند پایہ علماء کا بھی انتقال ہو گیا۔ ایک مولانا شاہ عز الدین صاحب مجیبی اور دوسرے مولانا مفتی عتیق احمد فرنگی محلی، اول الذکر نے ندوہ میں تعلیم پائی تھی۔ استعداد پختہ تھی، فقہ اور حدیث میں بڑا اچھا درک رکھتے تھے، گزشتہ سال ہی انہیں صدر جمہوریہ کی طرف سے عربی اسکالر کی حیثیت سے اوارڈ ملا تھا قومی معاملات و مسائل میں حصہ لیتے رہتے تھے۔